مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی
مع
تنقیدات و تعاقبات
مرتبہ
گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے ۔ پی ایچ ڈی
مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر

مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ
مولانا پیر محمود احمد قادری

معہ

تنقیدات و تعاقبات

مرتبہ
گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے۔ پی ایچ ڈی

مکتبہ نبویہ ۰ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ـــــــــ تنقیدات و تعاقبات معہ مکتوبات امام احمد رضا بریلوی

مرتب تنقیدات و تعاقبات ـــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی

مرتب مکتوبات ـــــــــ الشاہ پیر محمود احمد صاحب قادری

موضوع ـــــــــ تنقیدات و تنقیحات

حسبِ فرمائش ـــــــــ حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری بانی مجلسِ رضا

سالِ طباعت ـــــــــ ۱۹۸۸ء / ۱۴۰۸ھ

طابع ـــــــــ

ناشر ـــــــــ مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

قیمت ـــــــــ ۴۸/- روپے

گاندھی سے استعانت

بقول امام احمد رضا، مولانا عبدالباری نے امور دینیہ میں مسٹر گاندھی سے مدد چاہی، چنانچہ انہوں نے ہندوؤں سے مخاطب ہوکر ایک موقع پر فرمایا :۔

"توقع ہے آپ حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی سیلامیہ میں معین و مددگار رہوں گے اور سب متحد ہوکر کام کریں گے۔"[1]

امام احمد رضا کو اس استعانت پر سخت اعتراض تھا ـــــــ ۲۰ر جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء ـــــــ کو امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی، مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، امام احمد رضا کا مرتب کردہ توبہ نامہ لے کر مولانا عبدالباری کے پاس لکھنؤ گئے ــــ یہ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے "گاندھی کو" "مہاتما" کہا مولانا عبدالباری اس شخص پر برس پڑے اور فرمایا :۔

"یہ لفظ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے، تم سے گاندھی نہیں کہا جاتا؟"[2]

پھر امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ سے مخاطب ہوکر فرمایا :۔

"میں نے گاندھی کے منہ پر کہہ دیا ہے کہ ہم نے تم سے ایسی استعانت کی ہے جیسے کلاب و خنازیر (کتوں سوروں) سے کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اس سے کہا، اب چاہے وہ کلاب و خنازیر کو نہ سمجھا ہو۔"[3]

---

[1] محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری، حصہ اول، ص ۴۵

[2] ایضاً، ص ۳

[3] ایضاً، ص ۳

مندرجہ ذیل رباعیات میں امام احمد رضا نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

عبدالباری ز رعب اصحابِ سلوک ｜ بنگر بچہ کذب بد بہ آوردہ کوک!
گفتا "گفتم بر دے گاندھی بمراد ｜ خواہم ز دو راز توچناں کز سگ و خوک"[1]

ترجمہ: عبدالباری نے اصحابِ سلوک کے رعب کی وجہ سے کیا جھوٹ گھڑا کہ میں نے گاندھی سے کہا تھا کہ میں نے تم سے اسی طرح مدد چاہتا ہوں، جیسے کتے اور سور سے۔"

★

گفتہ، من گفتہ ام خنازیر و کلاب ｜ گاندھی فہمید یا از و ماند بخواب
این کذب و کدامی مدد از خوک روا ست ｜ در ساختن کذب غلط کرد و عُجاب[2]

ترجمہ: وہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے کلب وخنزیر (کتا اور سور) کہدیا اب گاندھی سمجھے یا نہ سمجھے ——— یہ سب جھوٹ ہے کیوں کہ کتے اور سور سے کیسے مدد لی جاسکتی ہے؟ اس نے جھوٹ گھڑنے کے لیے کیسی غلط اور تعجب انگیز بات کہی!

---

[1] محمد مصطفٰے رضا خاں: الطاری الداری، حصّہ ۳، ص ۹۴

[2] ایضاً حصّہ ۳، ۹۶

امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل رباعی میں ارتھی کو کندھا دینے پر سخت تنقید فرمائی ہے :۔

مرگھٹ مطلب "ارتھی" بت رہ زدگان
بانعرۂ "بجے" بدوش مسلم بچگان
للہ تو خدا اے تو دیدی ہیچ
بر کتف اسد، جیفۂ خوکان وسگان [1]

ترجمہ : وہ گمراہیوں کا محبوب چاہتا ہے کہ "بجے" کے نعرہ کے ساتھ اس کی لاش مسلمان بچوں کے کندھوں پر مرگھٹ بے جائی جائے — خدا کے لیے ذرا سوچ تو سہی کہ کبھی تو نے کتوں اور سوروں کی لاشیں بھی شیروں کے کندھوں پر جاتی دیکھی ہیں ؟

---

[1] محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری ، ج ۳ ، ص ۹۵

ہنود کی فاتحہ خوانی

نہ صرف یہ کہ ہندوؤں کی ارتھی کو کندھا دیا گیا بلکہ ان کے ماتم میں مسجد میں تعزیتی جلسے کئے گئے اور فاتحہ خوانی بھی کی گئی، چنانچہ تلک کے مرنے پر ممبران خلافت نے جو کچھ کیا اس کا حال مولوی خلیل الرحمٰن کے استفتاء سے معلوم ہوتا ہے جو محرم الحرام ۱۳۳۹ھ کو بنارس سے امام احمد رضا کو ارسال کیا گیا ــــــ اس میں لکھا ہے:

ممبران خلافت کمیٹی نے:
تلک کے مرنے پر غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر، ننگے پیر، جمع ہو کر تلک کے لئے دعا اور فاتحہ اور نماز کا ان کی مغفرت کے لئے اشتہار شائع کیا۔[1]

امام احمد رضا کے علم میں جب یہ بات آئی تو انہوں نے ان حرکات کا سخت نوٹس لیا۔ ذیل کی رباعی اسی حادثے سے متعلق ہے:

مرتد را صدر و مشرکاں را ارکاں — کردند پے مرتد و اصنامیاں
ہم فاتحہ ہم نماز ہم دعوت عفو — واللہ کہ مسخ شد ز دلہا ایماں[2]

ترجمہ: مرتد کو صدر بنائیں اور مشرکوں کو رکن ــ انہوں نے مرتد اور بت پرستوں کے لئے فاتحہ پڑھی، نمازیں پڑھیں اور بخشش کی دعائیں کیں ــ خدا کی قسم ان کے دلوں سے ایمان مٹ گیا ہے۔

---

[1] جمیل الرحمٰن: تحقیقات قادریہ، ص ۳۱

[2] محمد مصطفٰے رضا خاں: الطاری الداری، ح ۳، ص ۹۵

منبرِ رسول اور ہنود

ایک دوسری رباعی میں کہتے ہیں :۔

بیت اللہ و ماتم گہِ کافر اُف اُف
آں جا خطبا عباد شنکر اُف اُف
بر منبرِ مصطفےٰ قدوم کفار
اُف لک اے کمیٹی شر اُف اُف

ترجمہ : خدا کا گھر اور اس میں کافر کا ماتم ۔ افسوس صد افسوس ! اس جگہ خطباء شنکر کی عبادت کریں ۔ جہاں خطباء خطبہ پڑھیں وہاں شنکر بیٹھے، حیف صد حیف ! منبرِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر کافروں کے قدوم ! او خلافت کمیٹی ! تو خلافت کمیٹی نہیں، فساد کمیٹی ہے، تجھ پر ہزار ہزار افسوس !

مفسد و لیڈروں کو منبرِ رسول پر بٹھانے کے اور بہت سے واقعات سامنے آئے، امرتسر کی جامع مسجد کے منبر پر مسٹر گاندھی کو بٹھایا گیا، دہلی کی جامع مسجد شاہجہانی کے منبر پر شردھانند کو بٹھایا گیا ——— اسی قسم کا ایک واقعہ اخبار مدینہ (بجنور) میں ملتا ہے :

"شام کے وقت جامع مسجد میں ہندو مسلمانوں کا جلسہ ہوا جس میں لالہ مصدی لال اور لالہ گلاب سنگھ نے بھی ہندو مسلم اتحاد پر پُرجوش تقریریں کیں۔" [۲]

---

[۱] محمد مصطفےٰ رضا خاں: الطاری الداری، ج ۳، ص ۹۵
[۲] اخبار مدینہ (بجنور) ۱۳؍ اگست ۱۹۲۰ء